واعظ الجمعہ
نماز کی اہمیت
اور
بے نمازی کا انجام
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

نماز کی اَہمیت اور بے نمازی کا انجام

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

نماز کی اَہمیت اور بے نمازی کا انجام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! نماز دِین کا سُتون ہے، یہ وہ عظیم عبادت ہے جس کی تاکید تمام عبادات میں سب سے زیادہ کی گئی۔ یہ دینِ اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے، اِس کی اَہمیت دیگر تمام اسلامی عبادات سے منفرِد اور نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت مصطفی جانِ رحمت ﷺ پر معراج کی رات آسمانوں کی بلندیوں میں بُلاکر فرمائی۔ یہ وہ فریضہ ہے جس کی ادائیگی ہر عقلمند، بالغ، آزاد، قیدی، غلام، طاقتور، کمزور، تندرست، بیمار، امیر، غریب، مقیم، مسافر اور مرد وعورت پر لازم ہے۔

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ بروزِ قیامت سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں پوچھا جائے گا، تمام عبادات میں نماز کو گویا وہ مقام ومرتبہ حاصل ہے، جو تمام بدن میں دل کا ہے، اگر کسی کا دل سلامت ہے تو سب کچھ

سلامت ہے، اور اگر دل میں خدانخواستہ تکلیف یا بیماری ہو تو پورے بدن کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ بالکل اسی طرح تمام اعمال کے صحیح ہونے کا دار ومدار نماز پر ہے، اگر کسی کی نماز صحیح ہے تو نماز کی برکت سے اُس کے بقیہ اعمال بھی درست ہوجاتے ہیں، اور اگر کسی کی نماز ہی نامکمل اور صحیح نہ ہو، تو اِس کے اثرات بقیہ اعمال پر بھی مرتَّب ہوتے ہیں، اور بالآخر وہ اعمال اپنے اندر روحانیت نہ ہونے کے باعث ضائع ہوجاتے ہیں، لہٰذا جس نے نماز کی حفاظت کرلی اُس نے نماز کے ساتھ ساتھ بقیہ عبادات کی بھی حفاظت کرلی، اور جس نے نماز کو ضائع کردیا گویا اُس نے اپنے دیگر اعمال کو بھی ضائع کردیا!!۔

بے نمازی کا حشر

عزیزانِ گرامی قدر! قرآنِ پاک میں نماز کی بڑی تاکید آئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾[1] "تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلَف آئے، جنہوں نے اپنی نمازیں گنوائیں (ضائع کیں)، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے، تو عنقریب وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے!"۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ علّامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ "غَی" سے متعلّق فرماتے ہیں کہ "غَی جہنّم میں ایک وادی کا نام ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے

---

(۱) پ ١٦، مریم: ٥٩.

زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام "ہبہب" ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، تو اللہ رب العالمین اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ آگ بدستور (پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے۔ یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور ماں باپ کو اِیذاء دینے والوں کے لیے ہے[1]۔

حضراتِ گرامی قدر! جہنم میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک عمل نماز نہ پڑھنا بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ﴾[2] "باغوں میں، پوچھتے ہیں مجرموں سے: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں دیتے تھے"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾[3] "تو اُن نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں!"۔

نماز کی ادائیگی کی خاص طور پر تاکید کرتے ہوئے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوراً وَبُرْهَاناً وَنَجَاةً يَوْمَ

---

(۱) "بہارِ شریعت" نماز کا بیان، حصّہ سوم ۳، ۱/۴۳۴۔

(٢) پ ٢٩، المدّثّر: ٤٠-٤٤.

(٣) پ ٣٠، الماعون: ٤، ٥.

الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قارُونَ وفِرْعَوْن وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ!»[1]

"جس نے (اپنی) نماز کی حفاظت کی، تو (اُس کی) نماز بروزِ قیامت اس کے لیے نُور اور (بوقتِ حساب) حُجّت اور نَجات کا سبب ہوگی، اور جس شخص نے اپنی نماز کی حفاظت نہ کی، اُس کے لیے نہ کوئی نُور ہوگا اور نہ کوئی حُجّت اور نہ نَجات، اور اس کا حشر قارُون، فرعَون، (اس کے وزیر) ہامان اور (دشمنِ رسول) اُبَی بن خلَف (جیسے بد ترین کافروں) کے ساتھ ہوگا"۔

امام ذَہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ارشاد فرمایا: "بے نمازی کا حشر ان چار ۴ لوگوں کے ساتھ اس لیے ہوگا؛ کہ اگر اسے اس کے مال نے نماز سے غافل رکھا تو وہ قارُون کے مشابہ ہے، لہٰذا اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور اگر اُس کی حکومت نے اُسے غفلت میں ڈالا تو وہ فرعون کے مشابہ ہے، لہٰذا اُس کا حشر اس کے ساتھ ہوگا۔ یا پھر اس کی غفلت کا سبب اُس کی وزارت ہوگی، تو وہ ہامان کے مشابہ ہوا، لہٰذا اس کے ساتھ ہوگا۔ یا اگر اُس کی تجارت اُسے غفلت میں ڈالے گی، تو وہ مکہ کے کافر اُبَی بن خلَف کے مشابہ ہونے کے باعث، اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا"[2]۔

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عَمرو بن العاص، ر: ٦٥٨٧، ٢/ ٥٧٤.

(٢) "الكبائر" الكبيرة الرابعة في ترك الصلاة، صـ١٩.

ترکِ نماز پر کچھ وعیدیں

حضراتِ ذی وقار! نماز تمام فرض اعمال میں نہایت اہم واعظم فرض ہے، احادیثِ مبارکہ میں اِس کے قائم کرنے کی بڑی تاکید، اور ترک پر سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاَةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ!»[1] "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میرے دل میں خیال آیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اُس کے لیے اذان کہی جائے، پھر کسی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے، پھر میں ایسے لوگوں کی طرف نکل جاؤں (جو بلا عذرِ شرعی نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہوتے) اور اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں!"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، کہ میں نے نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ العَبْدُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ: صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ

---

(١) "صحيح البخاري" باب وجوب صلاة الجماعة، ر: ٦٤٤، صـ١٠٦.

خَابَ وَخَسِرَ»[1] "قیامت کے دن سب سے پہلے، بندے سے جس عمل کا حساب ہوگا وہ اس کی نماز ہے، اگر نماز صحیح ہوئی تو اس نے فلاح ونجات پالی، اور اگر اس کی نماز میں خرابی ہوئی تو وہ ناکام ہوا اور اُس نے نقصان اٹھایا!"۔

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَرَكَ صَلَاةً، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ!»[2] "نماز ترک کرنے والا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا، کہ اللہ رب العالمین اس پر غضبناک ہوگا!"۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: «وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ، مَعْلُومُ النِّفَاقِ»[3] "ہم صحابہ میں یہ بات معروف تھی، کہ نماز سے پیچھے صرف ایسا منافق رہتا ہے، جس کے نِفاق سے لوگ آگاہ ہوں!"۔

حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ»[4] "جو نماز ادا نہیں کرتا، اس کا کوئی دین نہیں!"۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الصلاة، ر: ٤١٣، صـ١١١، ١١٢.

(٢) "المعجم الكبير" عكرمة عن ابن عبّاس، ر: ١١٧٨٢، ١١/ ٢٣٤.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ر: ١٤٨٧، صـ٢٦٤.

(٤) "المعجم الأوسط" باب الألف، من اسمه أحمد، ر: ٢٢٩٢، ١/ ٦٢٦.

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: «إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ، تَركَ الصَّلَاةِ!»[1]

"یقیناً آدمی اور کفر وشرک کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے!"۔

ایک اَور مقام پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «بَيْنَ العَبْدِ وَبَيْنَ الكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ!»[2] "بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے!"۔

نماز کی اہمیت سے متعلّق حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی سے ایک اَور صحیح روایت میں ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «بَيْنَ الكُفْرِ وَالإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ!»[3] "کفر اور ایمان کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے!"۔

حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھے دس ۱۰ کلمات کی وصیت فرمائی (جن میں سے ایک وصیت یہ تھی): «وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّداً؛ فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّداً،

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٢٤٦، صـ٥١.

(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في ترك الصلاة، ر: ٢٦٢٠، صـ٥٩٥.

(٣) المرجع نفسه، ر: ٢٦١٨.

فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ!»[1] "جان بوجھ کر کوئی فرض نماز نہ چھوڑنا؛ کیونکہ جو جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑتا ہے، اُس سے اللہ تعالیٰ کا ذمّہ ختم ہو جاتا ہے!"۔

حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئاً اسْتِخْفَافاً بِحَقِّهِنَّ، كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ»[2] "اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ ۵ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے انہیں اس انداز میں ادا کیا کہ ان کے حقوق کو کم تر سمجھتے ہوئے ضائع نہ کیا، اس کے لیے اللہ کا ذمّہ ہے کہ اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔ اور جس نے ایسا نہ کیا (یعنی پنجوقتہ نمازیں ادا نہ کیں) اُس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی ذمّہ نہیں، اب چاہے تو اُسے عذاب میں مبتلا کردے، اور چاہے تو جنّت میں داخل فرمائے"۔

حضرت سیّدنا نوفل بن مُعاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ!»[3]

---

(١) "مسند الإمام أحمد" حديث معاذ بن جبل، ر: ٢٢١٣٦، ٨/ ٢٤٩، ٢٥٠.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الصلاة، باب فيمن لم يوتر، ر: ١٤٢٠، صـ٢١٢.

(٣) "مسند الإمام أحمد" حديث نوفل بن معاوية، ر: ٢٣٧٠٣، ٩/ ١٦٣.

"جس کی نماز فوت ہوئی، گویا اُس کے اہل وعِیال اور مال ودولت سب لُٹ گئے برباد ہوگئے!"۔

عزیزانِ محترم! قصداً نماز کا ترک کرنا، گویا اعلانیہ کفر کرنے کے مترادِف ہے، حدیث پاک میں حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً، فَقَدْ كَفَرَ جِهَاراً»[1] "جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی، (گویا) اُس نے اِعلانیہ کفر کیا!"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، کہ نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «العَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ!»[2] "ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد (فرق) نماز ہی ہے، جس نے اُسے چھوڑا اُس نے کفر کیا، (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی کی)۔

بے نمازی ... صحابۂ کرام کی نظر میں

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ایسی اَور بہت سی احادیث ہیں، جن کا ظاہری معنی ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے۔ بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم مثلاً حضرت امیر المؤمنین فاروقِ اعظم، سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف، سیّدنا عبد اللہ بن مسعود،

---

(١) "المعجم الأوسط" باب الجيم، من اسمه جعفر، ر: ٣٣٤٨، ٢/ ٢٩٩.

(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في ترك الصلاة، ر: ٢٦٢١، صـ٥٩٥.

سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس، سیّدنا جابر بن عبد اللہ، سیّدنا مُعاذ بن جبل، سیّدنا ابوہریرہ، اور سیّدنا ابودَرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم کا یہی مذہب تھا۔

جبکہ بعض ائمۂ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِم مثلاً امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، عبد اللہ بن مبارک اور امام نخعی رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِم کا بھی یہی مذہب تھا۔ اگرچہ ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ اور بہت سے صحابۂ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم تارکِ نماز کو کافر نہیں کہتے۔ پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ اِن جلیل القدر حضرات کے نزدیک بے نمازی شخص کافر ہے؟![1]۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم خود بھی نمازوں میں سستی و کاہلی سے بچیں، اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی بچپن ہی سے نماز کی تلقین کرتے رہیں، بلکہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے تو ارشاد فرمایا: «عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ!»[2] "بچہ جب سات ۷ برس کا ہو تو اُسے نماز سکھاؤ، اور جب دس ۱۰ سال کا ہو (کر بھی نہ پڑھے) تو مار کر پڑھاؤ!"۔

نماز اور خشوع وخضوع

حضرات ذی وقار! نماز ایک ایسا عمل ہے، کہ دیگر تمام اعمال کی قبولیت کا دارومدار نماز کی قبولیت پر ہے، لہٰذا اسے مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا

---

(۱) "بہارِ شریعت" نماز کا بیان، حصہ سوم ۳، ۱/۴۴۲۔

(۲) "سنن الترمذي" أبواب الصلاة، ر: ٤٠٧، صـ١١٠.

چاہیے! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الصّلاةُ ثَلاثَةُ أَثْلاث: (١) الطَّهورُ ثُلُثٌ، (٢) وَالرُّكُوعُ ثُلُثٌ، (٣) وَالسُّجُودُ ثُلُثٌ. فَمَن أدّاها بحقّها، قُبلتْ منه وقُبل منه سائرُ عَمَله، وَمَن رُدَّتْ عَلَيه صَلاتُهُ رُدَّ عَلَيه سَائرُ عَمَلِه!»[1] "نماز کے تین ۳ حصّے ہیں: ایک تہائی طہارت ہے، دوسرا تہائی رکوع ہے، اور تیسرا سجدہ ہے۔ تو جس نے نماز کا صحیح حق ادا کیا، اُس کی نماز قبول کرلی جاتی ہے، نیز اس کے دیگر اعمال بھی قبول کر لیے جاتے ہیں۔ اور جس کی نماز قبول نہیں کی جاتی، اُس کے دیگر اعمال بھی قبول نہیں کیے جاتے!"۔

جبکہ اس کے برعکس مکمل خشوع وخضوع اور سنّت کے مطابق نماز ادا کرنے والے کے لیے، فلاح وکامرانی اور اجر وثواب کا مژدۂ جانفزا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ﴾[2] "یقیناً وہ ایمان والے مراد کو پہنچے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں!"۔

میرے محترم بھائیو! نماز ایک ایسی بابرکت عبادت ہے، جس کے سبب زندگی کے بہت سارے کام آسان ہو جاتے ہیں، رزق میں برکت ہوتی ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاۡمُرۡ اَہۡلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَیۡہَا ؕ لَا نَسۡـَٔلُکَ رِزۡقًا ؕ

---

(١) "مسند البزّار" مسند أبي حمزة أنس بن مالك، ر: ٩٢٧٣، ١٦/ ١٦٤.

(٢) پ١٨، المؤمنون: ١، ٢.

نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی ﴾(۱) "اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہیے! ہم نے رزق کا ذمّہ دار آپ کو نہیں بنایا، آپ کا رزق ہمارے ذمّے ہے، اور پرہیزگاری کا انجام بہترین ہے!"۔

نماز جیسی پیاری عبادت کی ایک برکت یہ بھی ہے، کہ یہ بندے کو تقویٰ وپرہیزگاری پر قائم رکھتی ہے، اور گناہوں سے بچاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے: ﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴾(۲) "نماز قائم کیجیے، یقیناً نماز بے حیائی اور بُری بات سے روکتی ہے، اور یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور جو تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے!"۔

فرائض وواجبات میں سُستی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! دینِ اسلام میں نماز کا مرتبہ ومقام بہت بلند وبالا ہے۔ نماز میں سستی وغفلت دونوں جہاں میں نقصان اور رب العالمین کی ناراضگی کا سبب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى

(۱) پ۱۶، طه: ۱۳۲.

(۲) پ۲۱، العنکبوت: ۴۵.

﴿يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾[1] "جب نماز کو کھڑے ہوں تو لوگوں کو دکھانے کے لیے سستی و کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں، اور اللہ کو تھوڑا یاد کرتے ہیں!"۔

یاد رکھیے! سستی، کاہلی اور تنگدلی، عبادت کی قبولیت میں حائل ہونے والی رکاوٹوں میں سے ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ﴾[2] "وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں، اُسے قبولیت سے اس لیے روکا گیا کہ وہ اللہ ورسول کے منکِر ہوئے، نماز کو تھکے دل سے آتے ہیں، اور ناگواری سے خرچ کرتے ہیں!"۔

لہذا ہم سب پر لازم ہے کہ اپنی نفسانی خواہشات پر غالب رہنے کی کوشش کریں، نمازوں میں چستی کا مظاہرہ کریں، اور اللہ تعالیٰ کے تمام اَحکام پر عمل پیرا ہونے کے لیے کمر بستہ ہو جائیں، اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اَحکامِ شرع کی پاسداری کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین!۔

---

(١) پ٥، النساء: ١٤٢.

(٢) پ١٠، التوبة: ٥٤.

دعا

اے اللہ! ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا۔ اے اللہ! ہمیں اپنی صحیح بندگی میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما! ہمیں اُن کی شفاعت نصیب فرما! ہم سب مسلمانوں کو اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے سچے غلاموں کے ساتھ جنّت الفردوس میں داخل فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض و واجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد و اتّفاق اور محبت و الفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری

رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.